بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں ۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

”۸ مارچ ۲۰۱۳ بمطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۴ ھجری“

عنوان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ حسنہ

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد الرحمٰن، نئی آبادی اٹاری سروبہ، لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ، کسی مسلک، کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت، لسانیت اور فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کے لیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذہ ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نورِ قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری کوتاہی ہے۔ اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کے لیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد الرحمٰن

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.johritrust.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ فِىۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

رسول اللہ کی تعلیم اور ہدایت کے دو حصے:

حضرات! کسی نبی اور ہادی کی زندگی میں سب اہم چیز اس کی تعلیم اور ہدایت ہوتی ہے اس لیے میں سب سے پہلے آپ کی تعلیم اور ہدایت کے ہی متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے دو حصے ہو سکتے ہیں ایک وہ جس کا تعلق اللہ سے یعنی ہمارے آپ کے خالق سے ہے اور دوسرا وہ جس کا تعلق اللہ کے بندوں اور اس کی عام مخلوق سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور اللہ کے دوسرے رسولوں نے جو کچھ دنیا کو بتلایا ہے اس میں توحید کا مسئلہ سب سے اہم ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس کا تعلق انسان کی زندگی سے بہت گہرا ہے، اس لیے میں سب سے پہلے اسی مسئلے سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

توحید خداوندی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور اس کا امتیاز:

اتنی بات تو آپ سب حضرات جانتے ہوں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توحید کی تعلیم یہ کہہ کر ختم نہیں کر دی کہ اللہ ایک ہے یا اس کائنات کا پیدا کرنے والا بس ایک ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا کہ سب کا پالنے والا اور سب کے لیے روزی دینے والا اور زندگی کی دوسری ضروریات مہیا کرنے والا بھی وہی ایک ہے، ہر ایک کا اور ہر قسم کا بناؤ، بگاڑ، نفع، نقصان، تندرستی اور بیماری، موت اور حیات سب اسی کے قبضے میں ہے اس کے سوا کسی کے قبضہ میں کچھ اختیار نہیں ہے سب اس کے محتاج ہیں اور صرف وہی ایک ایسا ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہے، کائنات کے سارے کارخانے کو وہ اکیلا ہی چلانے والا ہے۔ زمین آسمان پر صرف اسی کی بادشاہت ہے اور صرف اسی کا حکم چلتا ہے، وہ اپنی ذات میں بھی وحدہ لاشریک ہے، اپنی صفات میں بھی وحدہ لاشریک ہے، اپنے افعال میں بھی وحدہ لاشریک ہے لہٰذا عبادت اور بندگی بھی صرف اسی کا حق ہے اور جو لوگ عبادت اور بندگی میں یا اس کی صفات اور اس کے افعال میں کسی اور کو شریک مانتے ہیں وہ بڑے ظالم اور بڑے پاپی ہیں اسی طرح جو لوگ اس کے در کو چھوڑ کر کسی اور در کے بھکاری بنتے ہیں۔ اور اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں کسی اور سے دعائیں کرتے ہیں، وہ بڑے گمراہ ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تعلیم اتنی مشہور و معروف ہے کہ مسلمان تو مسلمان میرا خیال ہے کہ جن غیر مسلم حضرات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے بارے میں کچھ بھی واقفیت ہے، وہ بھی اتنی بات ضرور جانتے ہوں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی توحید کے بارے میں یہ سب کچھ بتایا ہے، اس لیے میں مسئلہ توحید کے ایک خاص گوشہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو غور اور توجہ سے سنیں۔

توحید کی راہ میں سب سے بڑا خطرہ پیغمبر پرستی اور اس کا سد باب:

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ پیغمبروں کی امتوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیغمبر ہی کے بارے میں غلو میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو جائیں اور اس کو خدائی اختیارات کا مالک اور خداوندی صفات میں شریک ماننے لگیں۔ میرے نزدیک یہ بات تو عقل سے بہت بعید ہے کہ ذرا سی بھی سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی آدمی پتھر کے بتوں کو یا زمین سے اگنے والے درختوں یا زمین میں بہنے دریاؤں کو پوجنے لگے یا گائے، بیل بندر یا لنگور جیسے کسی جانور کی پرستش کرنے لگے۔ لیکن یہ بات کچھ زیادہ مستبعد نہیں ہے کہ اللہ کے کسی پیغمبرؑ کے معجزات اور اس کے دوسرے کے محیر العقول کمالات دیکھ کر اس کے امتی اس پیغمبر ہی کے بارے میں گمراہ ہو جائیں اور اس کو خدا کی صفات میں شریک اور خدائی اختیارات کا مالک سمجھنے لگیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی امت کی مثال ہمارے سامنے ہے

ہمارے ہادی برحق اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطرہ کی بندش کے لیے جو کچھ اور فرمایا اور جو کچھ کیا اور اپنے بندہ ہونے کو جس جس طرح سے ظاہر کیا، میرے نزدیک توحید کے سلسلے میں وہ ایسی خاص الخاص چیز ہے جس کا حق ہے کہ اس کو جانا جائے اس کو یاد کیا جائے اس پر غور کیا جائے اور اس پر غور کیا اور اس سے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال سمجھا جائے۔

صاحبزادہ کے انتقال کے دن سورج گہن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یادگار خطبہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم رکھا تھا قریباً ڈیڑھ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوگیا، اتفاق سے اسی دن سورج کو بھی گہن لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیال آیا کہ شاید کسی کو یہ غلط فہمی ہو کہ میرے گھر کی اس غمی اور اس حادثہ کی وجہ سے یہ گہن لگا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اعلان کے ذریعہ لوگوں کو مسجد میں جمع فرمایا، ان کے سامنے خطبہ دیا، جس کے یہ الفاظ تھے، حمد وصلاۃ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

یعنی آپ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سورج چاند اللہ کی مخلوق اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہیں، کسی کے مرنے جینے سے ان کو گہن نہیں لگتا اور ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا، لہٰذا جب کبھی تم دیکھو کہ ان کو گہن لگا تو سمجھو کہ اللہ کے حکم اور اس کی قدرت سے ایسا ہوا ہے اور جلدی سے اس کی عبادت اور نماز میں لگ جاؤ اور اس کے قہر وغضب سے پناہ مانگو۔

اس واقعہ سے اس بات کا پورا پورا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بارے میں غلو کی گمراہی کی کتنی فکر تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خطرے کی کیسی پیش بندی کی ہے اور توحید کو کس قدر مستحکم اور مضبوط کیا ہے۔

اپنے طرزِ عمل سے عبدیت اور بندگی کا مظاہرہ:

ایک طرف تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو شرک کے اس خاص خطرے سے بچانے کے لیے واضح ہدایتیں دیں اور دوسری طرف اپنے طرزِ عمل سے بھی انھیں یہ بتایا اور سکھایا کہ معبود اور مالک اور فرمانروا اور کارساز صرف اللہ ہی ہے اور میں بھی اسی کا ایک محتاج بندہ ہوں اپنی ضرورتیں اسی سے مانگتا ہوں، صحابہ کرامؓ خود ہی اس کے راوی ہیں کہ جب کوئی مہم پیش آتی اور کوئی فکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا اور نماز میں مشغول ہوجاتے اللہ کے حضور میں سر رکھ کے پڑ جاتے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو سینکڑوں دعائیں حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں ان میں سے ہر دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبدیت کا ایسا مظاہرہ اور اعلانیہ ہے جس کے بعد کسی شخص کے لیے اس بارے میں اشتباہ، کسی غلط فہمی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

عام مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وہدایت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی اور عزیزوں قریبوں کے متعلق حسن سلوک اور ادائے حقوق کی جو سخت تاکیدیں فرمائیں ہیں ان میں سے چند ارشادات آپ لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اس کا کنبہ ہے، اس لیے اللہ کو اپنے بندوں میں وہ بندہ زیادہ پیارا ہے جو اس کی مخلوق کو زیادہ نفع پہنچائے ایک اور ارشاد ہے: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ اور مزید فرمایا جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا وہ اللہ رحمت سے محروم رہتا ہے۔

کمزور طبقوں، یتیموں، بیواؤں کی خدمت وخبر گیری کی ہدایت:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص طور سے کمزور اور پسماندہ طبقوں کی خبر گیری فرمائی اور ان کی خدمت کی تلقین وہدایت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی حاجت مند، مسکین، اور کسی بے چاری بے سہارا اور لاوارث عورت کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرنے والا بندہ اجر وثواب میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے بندہ کے برابر ہے۔ ایسے ہی یتیم کی کفالت اور پرورش کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: یتیم بچہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لے کر اس کی کفالت اور پرورش کرنے والا بندہ جنت میں بالکل میرے ساتھ ہوگا۔

اور یہ عام مخلوق کے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تھی، اس سے آگے سنئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستانے والوں اور دشمنی کرنے والوں کے لیے بھی یہی تعلیم دی ہے کہ ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا جائے۔ ارشاد فرمایا: جو شخص تم سے تعلق توڑ لے تم اس سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرو جو تم پر ظلم وزیادتی

کرے تم اس کو معاف کر دو، جو ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو اور اس کی بدی کا بدلہ نیکی سے دو۔

دشمنوں کے ساتھ بھی انصاف کی تاکید:

آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید نے دنیا کو بتایا کہ بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ بھی انصاف ہی کیا جائے، بے انصافی اور ظلم و زیادتی جان و ایمان کے دشمنوں کے ساتھ بھی جائز نہیں۔ قرآن مجید میں ہے: کسی قوم کی دشمنی تم سے بے انصافی اور ظلم نہ کرا دے، سب کے ساتھ انصاف کرو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریبی ہے۔

آپ ﷺ کا معیار زندگی اور طرز معیشت:

اب میں آپ ﷺ کی ہی سیرت کے ایک خاص گوشہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی دیانت داری، راست بازی، حسن سلوک، حسن اخلاق ، رحم دلی تحمل و بردباری، غریبوں اور بیکسوں کی خدمت اعانت اور شجاعت و شفقت یہ سب آپ ﷺ کی زندگی کے وہ پہلو ہیں جن کا اقرار آپ ﷺ کے دشمنوں کو بھی ہے اور جس شخص کو آپ ﷺ کے حالات زندگی سے ذرا بھی واقفیت ہے وہ ان سب باتوں کو خوب جانتا ہے، اس لیے میں آپ ﷺ کی زندگی کے ان پہلوؤں کے بارے میں کچھ عرض نہیں کروں گا۔ اس وقت آپ ﷺ کی سیرت کے جس گوشہ کے بارے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس دنیا اور اس دنیا کی دولت اور اسکی راحتوں اور لذتوں سے کتنا حصہ لیا اور آیا نبوت کی وجہ سے آپ ﷺ نے دنیا میں کوئی آرام اٹھایا یا کوئی عیش کیا یا مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور جب آپ ﷺ کو حکومتی اقتدار حاصل ہوا تو آپ ﷺ نے حکومت کس طرح پر کی ۔۔۔۔۔۔اور اس حکومت سے آپ ﷺ نے اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے کیا لیا اور کتنا فائدہ اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

پوری زندگی پر ایک نظر حکومتی دور میں بھی فقیرانہ زندگی:

آپ سب حضرات جانتے ہیں کہ نبوت کے تیرہ سال رسول اللہ ﷺ اپنے آبائی وطن مکہ میں رہے، یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ دعوی نبوت کے بعد آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کی سخت مخالف ہوگئی بلکہ جانی دشمن ہوگئی تھی آپ ﷺ کو طرح طرح سے ستایا گیا اور ہر ممکن طریقہ سے آپ ﷺ کو تنگ کیا گیا آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے گھر والوں کا بائیکاٹ کیا گیا، کھانے پینے کی چیزوں کی بندش کی گئی۔ الغرض مکہ کا پورا زمانہ آپ ﷺ کی مظلومی اور بظاہر بے بسی کا زمانہ تھا۔ اس کے بعد جب آپ ﷺ گھر بار چھوڑ کر مکہ سے نکل جانے پر مجبور ہوئے اور مدینہ ہجرت فرمائی تو ابتدا میں یہاں بھی کئی سال تنگی اور کمزوری ہی کا دور تھا ، اور معاشی اور خوشحالی کی راہیں نہیں کھولیں تھیں۔ بہر حال نبوت کے ۱۵ سے ۲۰ سال تک حالات کچھ ایسے ہی رہے کہ دنیا کے عیش و آرام کا بظاہر کوئی امکان نہ تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اس بعد آپ جانتے ہیں کہ حالات بدل گئے عرب کا خاصا وسیع رقبہ آپ ﷺ کے زیر اقتدار آ گیا، ملکی فتوحات سے اور دوسری راہوں سے دولت کے ڈھیر کے ڈھیر آنے لگے لیکن اس کے بعد بھی آپ ﷺ کے طرز زندگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ وہی غریبانہ اور فقیرانہ زندگی اس دور میں بھی رہی جو کہ پہلے دور میں تھی آپ ﷺ کے خادم خاص حضرت ابو ہریرہؓ جو آپ ﷺ کی زندگی کے انہی آخری چار سالوں میں آپ ﷺ کے ساتھ رہے جو فتوحات کے سال ہیں اور جب آپ ﷺ کو حکومتی اقتدار بھی حاصل ہوگیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ وفات پا گئے اور کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کے آپ ﷺ نہیں کھائی۔

آپ ﷺ کا مسلسل فقر و فاقہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو دو مہینے صرف کھجور اور پانی پر گزارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تین تین چاند گزر جاتے تھے اور ہمارے گھر چولہا نہیں جلتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ ﷺ کا دنیا سے جاتے ہوئے تک بھی انتہائی غریبی اور ناداری کا عالم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا اس زندگی کی اور کوئی مثال بتائی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ ہرگز نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ہمیں آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے جس میں آپ ﷺ کی ہر سنت وطریقہ محفوظ ہے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا جو بھی مطالعہ کرے گا وہ محسوس کرے گا کہ آپ ﷺ کے ان تمام چیزوں کو دیکھ رہا ہے، یہ بات میں تمام بھائیوں کو کہتا ہوں کہ وہ سیرت نبوی ﷺ کا مطالعہ کریں، دنیا کی بڑی محرومی ہے کہ ایسی اعلیٰ رہنمائی کا سامان موجود ہے اور ہم اس سے محروم ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وہ آنکھیں، وہ کان، وہ دل نصیب فرمائے جس سے ہم حقیقتوں کو صحیح طور پر دیکھ سکیں سن سکیں اور سمجھ سکیں اور ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ آمین

هٰذا ما عندی و علم عند الله عزّوجلّ

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونکا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائے گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دیکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے، ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں۔ پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارہی ہے۔ آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ میراث واپس مل جائے اور عظمت رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ